سوال۵: درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) چینی کے بنے ہوئے ظروف ۱۵۰ سال پرانے تھے۔ ( )

(ب) اسپتال کے وارڈ میں ڈاکٹر صاحب کی بھینس باندھی جاتی تھی۔ ( )

(ج) انسان کی آنکھ عموماً ترچھی ہوتی ہے۔ ( )

(د) یہاں پر دوائیوں کی جگہ تعویذوں سے علاج کیا جاتا ہے۔ ( )

(ہ) وارڈ میں بکری باندھنے کا بھی بندوبست ہے۔ ( )

سوال۶: گزشتہ کل صبح سے رات تک کے واقعات لکھیے۔

سرگرمیاں

(۱) اپنے علاقے کی ڈسپنسری/ ہسپتال کی صحت وصفائی کے بارے میں متعلقہ محکمے کو خط لکھیں۔

(۲) ادبی، صحافتی اور قانونی تحریروں کا فرق بیان کریں۔

❋ آپ بیتی اُس تصنیف کو کہتے ہیں، جس میں مصنف نے اپنے حالات وواقعات خود قلم بند کیے ہوں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

(۱) طلبہ کو ڈائری یا روزنامچہ لکھنے کی ترغیب دیجیے۔ (۲) روزمرّہ زندگی کے تجربات اور واقعات پر مشتمل اخباری تراشوں کا البم تیار کرنے کی ترغیب دیجیے۔ (۳) ادبی، صحافتی، دفتری اور قانونی تحریر کے فرق کو مثالی نمونوں سے واضح کیجیے۔

مرزا فرحت اللہ بیگ

ولادت: ۱۸۸۴ء وفات: ۱۹۴۷ء

مرزا فرحت اللہ بیگ دہلی (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ اسکول اور کالج کی تعلیم وہیں حاصل کی۔ تعلیم سے فارغ ہو کر حیدر آباد (دکن) چلے گئے۔ وہاں پہلے محکمۂ تعلیم میں ملازم رہے۔ پھر محکمہ انتظامیہ میں ملازمت اختیار کر لی، جہاں ترقی کرتے کرتے اسسٹنٹ ہوم سیکریٹری کے عہدے تک پہنچے۔ ان کے مضامین میں ''مولوی نذیر احمد کی کہانی کچھ میری کچھ ان کی زبانی'' اور ''دہلی کا ایک یادگار مشاعرہ'' بہت مشہور ہیں۔ دہلی کی بامحاورہ زبان، سنجیدہ ظرافت کے علاوہ واقعہ نگاری کے لحاظ سے بھی ان مضامین کو اردو نثر کے شہ پاروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ کے مضامین کے مجموعے ''مضامینِ فرحت'' کے نام سے شایع ہو چکے ہیں۔

اُونہہ

حاصلاتِ تعلّم : یہ سبق پڑھ کر طلبہ: (۱) سبق میں محاورے تلاش کر کے لکھ سکیں۔
(۲) سیاق وسباق کے حوالے سے دی ہوئی عبارت کا مفہوم لکھ سکیں۔
(۳) عام ضرورت کے فارم بھر سکیں۔ (۴) سابقے اور لاحقے میں تمیز کر سکیں۔

طالب علموں کو دیکھو تو 'اُونہہ' کا زور سب سے زیادہ انھی میں پاؤ گے۔ سال بھر کھیل کود میں گزار دیا۔ امتحان کا خیال آیا تو 'اُونہہ' کر دی، یعنی کل سے پڑھیں گے۔ آخر یہ 'اُونہہ' یہاں تک کھنچی کہ امتحان آ گیا۔ فیل ہوئے۔ اس فیل ہونے پر بھی 'اُونہہ' کر دی۔ یہ 'اُونہہ' بہت ہی بامعنی ہوتی ہے۔ اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ باپ زندہ ہیں، کھانے پینے اور اُڑانے کو مفت ملتا ہے۔ اگر وہ بھی مر گئے تو جائداد موجود ہے۔ قرضہ دینے کو ساہوکار تیار ہیں۔ پھر پڑھ لکھ کر اپنا وقت کیوں ضایع کریں! دوسرے معنی یہ ہیں کہ ابھی ہماری عمر ہی کیا ہے، صرف اٹھّارہ برس ہی کی تو ہے۔ اگر مڈل کے امتحان میں دو چار دفعہ فیل ہو چکے ہیں تو کیا حرج ہے۔ تیس سال کی عمر تک بھی انٹر پاس کر لیا تو سفارش کے بل پر کہیں نہ کہیں چپک ہی جائیں گے۔ یا کم سے کم ولایت جانے کا قرضہ تو ضرور مل جائے گا، اور ذرا کوشش کی تو بعد میں معاف ہو سکے گا۔

اس فیل ہونے پر اِدھر انھوں نے 'اُونہہ' کی اور اُدھر ماں باپ نے 'اُونہہ' کی۔

اس صورت میں ابّا اور امّاں کی 'اُونہہ' کا دوسرا مطلب ہے۔ یعنی یہ کہ بچہ ابھی فیل ہوا ہے، دل ٹوٹا ہوا ہے۔ ذرا کچھ کہا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ رو رو کر اپنی جان ہلکان کر لے یا کہیں جا کر ڈوب مرے۔ غرض، اس 'اُونہہ' نے صاحبزادے صاحب کی تعلیم کا خاتمہ بالخیر کر دیا۔

گھر والی کی اُونہہ سب سے خطرناک اُونہہ ہوتی ہے۔ کسی ماما پر خفا ہو رہی ہیں۔ وہ برابر جواب دیے جاتی ہے۔ یہ 'اُونہہ' کر کے خاموش ہو جاتی ہیں۔ لیجیے، نوکر شیر ہو گئے۔ گھر کا سارا انتظام درہم برہم، خود ان کے اختیارات سَلب، گھر کی حکومت اُن سے چھن، ماماؤں کے ہاتھ میں چلی گئی۔ کوئی چیز چوری ہو گئی۔ بیگم صاحبہ نے اِدھر اُدھر ڈھونڈا۔ کچھ تھوڑا بہت غل مچایا۔ آخر 'اُونہہ' کر کے بیٹھ گئیں۔ اب کیا ہے! پٹاری میں سے کتّھا چھالیا غائب، خرچ کی صندوقچی میں سے روپے پیسے غائب، صندوقوں میں سے کپڑے غائب۔ غرض، رفتہ رفتہ سارے گھر کا صفایا ہو گیا۔ ماما نے کوئی رکابی توڑ ڈالی۔ شکایت ہوئی، انھوں نے وہی اپنی 'اُونہہ' کا استعمال کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑے ہی دنوں میں الماری کے پیچھے سے شیشے اور چینی کا اتنا ٹوٹا ہوا سامان نکلا کہ خاصے کئی صندوق بھر جائیں۔ بچوں نے کوئلے سے دیواروں پر لکیریں کھینچیں، دروازوں پر پنسل سے کیڑے مکوڑے بنائے۔ پہلے تو یہ تھوڑی بہت بگڑیں، پھر 'اُونہہ' کر کے چپ ہو گئیں۔

اب رہے میاں، تو اُن کی 'اُونہہ' سب سے زیادہ تیز ہے۔ بیوی کسی بات پر بگڑیں، میاں 'اُونہہ' کہہ کر باہر چلے گئے۔

ہاں، یہ ضرور ہے کہ میاں بیوی کی یہ 'اُونہہ' بعض دفعہ وہ کام کر جاتی ہے جو بڑے بڑے افلاطون صلاح کار بھی نہیں کر سکتے۔ بیوی کو غصہ آیا، میاں نے 'اُونہہ' کر دی۔ چلو، لڑائی کا خاتمہ ہوا۔ میاں کسی بات پر بگڑے، بیوی نے 'اُونہہ' کر دی، میاں کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ اگر 'اُونہہ' کی بہ جائے جواب دیا جاتا تو میاں کو گھر چھوڑنا اور بیوی کو میکے جانا پڑتا۔

ہر معاملے کی دو ہی صورتیں ہیں۔ فتح یا شکست۔ اور دونوں صورتوں میں 'اُونہہ' نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ شکست پر جس نے 'اُونہہ' کی، اس نے گویا شکست کو شکست نہ سمجھا۔ جس نے فتح پر 'اُونہہ' کی، اس نے گویا اپنی ہمت کی قدر نہیں کی۔ وہ آج نہیں ڈوبا تو کل ڈوبے گا۔ دنیا میں وہی لوگ کچھ کر سکتے ہیں جو فتح کو فتح اور شکست کو شکست سمجھیں۔ اب رہے 'اُونہہ' والے، جو لاپروائی سے شکست اور فتح کو برابر سمجھتے ہیں۔ ان کا بس خدا ہی مالک ہے۔ دنیا سے اگر مٹ نہ جائیں گے تو کم سے کم جوتیاں ہمیشہ ضرور کھائیں گے۔

(ماخوذ از: ''مجموعہ مرزا فرحت اللہ بیگ'' جلد سوم، مضامین)

مشق

سوال۱: درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے:

(الف) طالبِ علموں کے ''اُونہہ'' کرنے کی وجوہات تحریر کیجیے۔

(ب) اس سبق میں مصنف نے کہاں کہاں طنز اور کہاں کہاں مزاح سے کام لیا ہے؟ تین مواقع تحریر کیجیے۔

(ج) اس سبق میں ابّا اور امّاں کی ''اُونہہ'' کا کیا مطلب ہے؟

(د) میاں بیوی کی ''اُونہہ'' کیسے فائدہ مند ہے؟

سوال۲: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) قرضہ دینے کو تیار ہیں:

(۱) استاد (۲) ماں باپ

(۳) ساہوکار (۴) دوست

(ب) الماری کے پیچھے سے ٹوٹا سامان نکلا:

(۱) شیشے اور چینی کا (۲) مٹی اور شیشے کا

(۳) پلاسٹک اور کاغذ کا (۴) اسٹیل اور تانبے کا

(ج) 'اُونہہ' کر کے چپ ہونے سے نوکر ہو جاتے ہیں:

(۱) شیر (۲) باادب

(۳) دلیر (۴) نافرمان

(د) بچوں نے دیواروں پر لکیریں کھینچیں:

(۱) چاک سے (۲) کوئلے سے

(۳) رنگ سے (۴) چونے سے

سوال۳: سبق میں موجود محاورات تلاش کر کے اُن کے معانی تحریر کیجیے۔